Marking Scheme 2025-2026

Subject Urdu

Course A

Code 003

Class X

Time: 3 Hours Maximum Marks: 80

Section A (حصہ الف)

سوال نمبر1۔ مندر جہ ذیل غیر درسی اقتباس کو غور سے پڑھیئے اور اس پر مبنی سوالوں کے جواب لکھئے۔ (5x1=5)

(i) (C)

(ii) (B)

(iii) (A)

(iv) (D)

(v) (A)

سوال نمبر2۔ مندر جہ ذیل غیر درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھئے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔ (5x1=5)

(i) (C)

(ii) (D)

(iii) (C)

(iv) (D)

(v) (B)

سوال نمبر3۔ مندرجہ ذیل درسی اقتباس کو غور سے پڑھئے اور پوچھے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔ (5x1=5)

(i) (B)

(ii) (D)

(iii) (C)

(iv) (C)

(v) (C)

سوال نمبر4۔ درج ذیل شعری اقتباس کو غور سے پڑھئے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کا جواب دیجئے۔ (5x1=5)

(i) (B)

(ii) (A)

(iii) (B)

(iv) (C)

(v) (C)

Section B (حصہ ب)

سوال نمبر 5۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر 250 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ (10)

(i)فضائی آلودگی۔

(ii)بے روزگاری۔

(iii)کتاب میلہ۔

(iv)قومی یکجہتی۔

جواب نمبر5۔(a) تمہید/تعارف/ابتدا۔ 1

(b)نفس مضمون۔ 6

(c)زبان وبیان۔ 2

(d) اختتام/نتیجہ۔ 1

10

سوال نمبر6۔ اپنے پرنسپل کے نام خط لکھ کر اپنی بہن کی شادی کے سلسلے میں تین دن کی چھٹی طلب کیجئے۔ (1x4=4)

یا

اپنے والد کو خط لکھ کر ان سے سالانہ فیس کی رقم بھیجنے کی درخواست کیجئے۔

جواب نمبر6۔ (a)خاکہ(پتہ،تاریخ،القاب وآداب)۔ 1

(b)نفس مضمون۔ 2

(c)اختتام۔ 1

سوال نمبر7۔ سبق "نیا قانون" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔ (1x4=4)

یا

جوش کی نظم "گرمی اور دیہاتی بازار" کا خلاصہ لکھئے۔

جواب نمبر7۔ **سبق "نیا قانون" کا خلاصہ۔**

سعادت حسن منٹو کا افسانہ "نیا قانون" کا مرکزی کردار منگو کوچوان ہے۔وہ پڑھا لکھا نہیں تھا۔اس کے باوجود بھی اسے دنیا کی بہت ساری باتوں کی جانکاری تھی، جو اسے اپنے تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں سے ملتی تھی۔اسی وجہ سے اڈے کے ساتھی اسے بہت عقل مند سمجھتے تھے۔اسے انگریزوں سے بہت نفرت تھی کیوں کہ اس کا ماننا تھا کہ انگریز ہندوستانیوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔

ایک دن اپنے تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں کی بات چیت سے اسے پتہ چلا کہ یکم/اپریل سے ملک میں نیا قانون آنے والا ہے۔جس کے بعد انگریزوں کی حکومت ختم ہو جائے گی اور ہم آزاد ہو جائیں گے۔اسی بات چیت کو سچ مان کر اس نے یکم/اپریل کو ایک انگریز افسر سے زیادہ کرایہ مانگا اور نہ دینے پر اس نے اس سے جھگڑا کر لیا اور کہا کہ اب تمہاری حکومت نہیں ہے۔اب ہم آزاد ہیں اس پر پولیس نے اسے حوالات میں بند کر دیا۔تب منگو کوچوان کو احساس ہوا کہ سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔

جوش کی نظم "گرمی اور دیہاتی بازار" کا خلاصہ۔

جوش اپنی نظم گوئی کی بنیاد پر بیسویں صدی کے ممتاز شاعر ہیں۔ان کی نظم "گرمی اور دیہاتی بازار "۲۸ مصرعوں پر مشتمل نظم ہے۔جس میں دیہات کے ایک بازار کا حال بیان کیا گیا ہے۔ دوپہر کا وقت ہے۔ گرمی کا موسم ہے۔سورج کی تمازت، تند شعلے اور گرم جھونکے ہیں۔اس شدید گرمی کے سبب انسان بے حد پریشان ہیں۔دیہاتی بازار میں گرمی سے لوگ بلبلا رہے ہیں۔انسان تو انسان گھوڑے، بیل، بکریاں، پرندے سب گرمی سے تڑپ رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ماؤں کے کاندھوں میں سر چھپائے ہوئے ہیں۔اس نظم میں جوش نے گرمی کے موسم میں دیہاتی بازار کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

سوال نمبر8۔ نظم "جلوۂ دربار دہلی" کا مرکزی خیال لکھئے۔ (1x3=3)

یا

شیخ محمد ابراہیم ذوق کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالئے۔

جواب نمبر8۔ نظم "جلوۂ دربار دہلی" کا مرکزی خیال۔

اکبرؔ الہ آبادی کی اس نظم کی خوبی اس کی برجستگی اور روانی ہے۔ہر بند میں ایک طنز چھپا ہوا ہے۔اکبر دربار دہلی دیکھنے آئے تو انہوں نے دریائے جمنا کا پاٹ اور صاف ستھرے گھاٹ دیکھے۔پلٹن اور رسالے، ہتھیار بند گورے اور بینڈ بجانے والے دیکھے۔دہلی میں ہر طرف خیموں کا ایک جنگل تھا یعنی ہر طرف ایک ہجوم تھا۔سڑکیں صاف ستھری تھیں اور پانی، روشنی کا بھی مناسب انتظام تھا۔اچھے اچھے لوگ اِدھر اُدھر بھٹک رہے تھے۔اس قدر بھیڑ تھی کہ اکبر صرف دور سے ہی ان مناظر کا نظارہ کر سکے۔

شیخ محمد ابراہیم ذوق کی ادبی خدمات۔

شیخ محمد ابراہیم نام اور ذوقؔ تخلص تھا۔وہ عربی، فارسی اور دیگر مشرقی علوم کے عالم تھے، لیکن ان کا اصل کمال ان کی شاعری تھی۔یہی شاعری ان کی معاش کا ذریعہ بنی اور یہی فن ان کی قدر و قیمت کا وسیلہ بھی ثابت ہوا۔ ذوق نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی۔قصیدہ ان کا اصل میدان تھا۔اس صنف میں انہیں کمال حاصل تھا۔قصیدہ گوئی میں سوداؔ کے بعد ان کا ہی نام آتا ہے۔

غزل گوئی میں بھی ذوق کا ایک خاص مقام ہے۔زبان پر قدرت، بیان میں سلاست اور محاوروں پر اپنی گرفت کے لحاظ سے وہ ممتاز ہیں۔

سوال نمبر9۔ عظیم بیگ چغتائی کے افسانے "فقیر" کا خلاصہ لکھئے۔ (1x4=4)

جواب نمبر9۔ مصنف کو ہٹے کٹے فقیروں سے سخت نفرت تھی کہ وہ پوری طرح صحت مند ہوتے ہوئے بھی بھیک مانگتے ہیں۔ایک روز انہیں اپنے گھر کے پاس ایک فقیر کی درد بھری آواز سنائی دی۔انہوں نے دیکھا

ایک نہایت لاغر اور کمزور انسان جو سردی سے کانپ رہا تھا، آواز لگا رہا تھا۔انہوں نے فوراً اپنی بیوی کو آواز دی کہ ایک نہایت کمزور اور لاغر انسان صدا دے رہا ہے، اسے کھانے پینے کا کچھ سامان بھیج دو اور کچھ گرم کپڑے بھی دےدو۔یہ کہ کر انہوں نے فقیر کو آواز دی کہ وہ مین گیٹ پر آجائے۔اُدھر گھر کے نوکر سے جب مصنف کی بیوی نے چائے وغیرہ بھیجی تو مین گیٹ پر اس کمزور اور نحیف فقیر کے بجائے ایک ہٹا کٹا فقیر ملا جسے نوکر نے ساراسامان دے یا۔مصنف جب نیچے آئے تو ہٹے کٹے فقیر کو دیکھ کر انہیں غصہ آگیا اور انہوں نے اسے لعنت ملامت کرتے ہوئے اس سے کہا کہ تم کہیں نوکری کیوں نہیں کرتے، اس پر اس نے بتایا کہ بھیک مانگنا اس کا خاندانی پیشہ ہے۔اس کے گھر کا خرچ ۳۰ روپے ماہانہ ہے۔اتنا کسی کام میں کہاں مل سکتا ہے۔مصنف نے اسے برا بھلا کہا اور سزا کے طور پر اٹھک بیٹھک کروایا۔

Section C (حصہ ج)

سوال نمبر10۔ وہ فعل جس کا اثر صرف فاعل تک ہی محدود رہے، یعنی وہ صرف اپنے فاعل کے ساتھ مل کر پورا ہو جاتا ہو، اسے کیا کہتے ہیں۔تین مثالیں بھی لکھئے۔ (5)

یا

درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھئے اور زمانے کے لحاظ سے فعل کی قسم لکھئے۔

(i) حامد نے خط لکھا۔

(ii) شمع امتحان میں اول آئی۔

(iii) سلیم کل لکھنؤ جائے گا۔

(vi)رضیہ سلطانہ باقاعدہ دربار لگاتی تھی۔

(v)رحیم اپنا ہر کام وقت کی پابندی کے ساتھ کرتا ہے۔

جواب نمبر10۔ 'فعل لازم' ۔وہ آیا، بچی روئی، نجمہ ہنسنے لگی۔

یا

(i)فعل ماضی۔

(ii)فعل ماضی۔

(iii)فعل مستقبل۔

(iv)فعل ماضی۔

(v)فعل ماضی۔

سوال نمبر11۔ (i) درج ذیل شعر میں کون سی صنعت استعمال کی گئی ہے؟ (3+2=5)

ابن مریم ہوا کرے کوئی = میرے دکھ کی دوا کرے کوئی۔

(ii) کنایہ کی تعریف لکھئے اور اس کی ایک مثال بھی دیجئے۔

جواب نمبر11۔ (i)صنعت تلمیح۔

(ii)کنایہ کے معنی ہیں بات کو پوشیدہ ڈھنگ سے کہنا۔وہ لفظ جس کے مجازی معنی مراد ہوں اور وہ حقیقی معنوں میں لیا جا سکتا ہو۔

جیسے: قندیل فلک سے مراد چاند ہے۔

سوال نمبر12۔ (i) کہاوت کسے کہتے ہیں۔مثال بھی لکھئے۔ (2+3=5)

(ii) درج ذیل میں کسی دو محاوروں کے معنی لکھ کر جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a)نودو گیارہ ہونا۔

(b)خون سفید ہونا۔

(c)آستین کا سانپ ہونا۔

(d)چار چاند لگنا۔

جواب نمبر12۔ (i) کہاوت کو ضرب الامثال بھی کہتے ہیں۔عام طور پر ان کے پیچھے کوئی نہ کوئی روایت یا کہانی ہوتی ہے۔عام بول چال کے چند جملے جو اپنے لفظی معنی سے ہٹ کر کچھ اور معنی ادا کرتے ہیں۔انہیں کہاوت کہتے ہیں۔

جیسے: اونٹ کے منہ میں زیرہ۔آم کے آم گٹھلیوں کے دام وغیرہ۔

(ii) درج ذیل میں کسی دو محاوروں کے معنی لکھ کر جملوں میں استعمال کیجئے۔

(a)نو دو گیارہ ہونا۔(بھاگ جانا)۔چور پولیس کو دیکھ کر نو دو گیارہ ہو گیا۔

(b)خون سفید ہونا۔(بے حس ہو جانا، رشتہ بھول جانا)۔آج کل لوگوں کے خون سفید ہوگئے ہیں۔بھائی بھائی کا دشمن ہو گیا ہے۔

(c)آستین کا سانپ ہونا۔(دوستی کی آڑ میں دشمنی کرنا)۔جسے میں اپنا سب سے اچھا دوست سمجھتا تھا، وہی آستین کا سانپ نکلا۔

(d)چار چاند لگنا۔(شان و شوکت میں اضافہ ہونا)۔ان کے آنے سے ہماری محفل میں چار چاند لگ گیا۔

سوال نمبر13۔ حرف تاسف کسے کہتے ہیں؟ مع مثال لکھئے۔ (2)

جواب نمبر13۔ حرف تاسف ان کلمات کو کہتے ہیں جو کسی افسوس یا غم کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔

جیسے: آہ، ہائے، حیف، افسوس وغیرہ۔

سوال نمبر14۔ غزل کے آخری شعر (جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے) کو کیا کہتے ہیں؟ مثال بھی لکھئے۔ (3)

یا

عام طور پر اشعار میں قافیے کے بعد جو لفظ یا الفاظ دہرائے جاتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟ مثال بھی لکھئے۔

جواب نمبر14۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔

جیسے: فانؔی جس میں آنسو کیا دل کے لہو کا کال نہ تھا۔۔۔ہائے وہ آنکھ اب پانی کی دو بوند کو ترستی ہے۔

یا

قافیہ کے بعد جو لفظ یا الفاظ بار بار دہرائے جاتے ہیں، انہیں ردیف کہتے ہیں۔

جیسے: آلام روز گار کو آسان بنادیا۔۔۔۔۔ جو غم ہوا اسے غم جاناں بنادیا۔

Section D (حصہ د)

سوال نمبر15۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھئے۔ (2x2=4)

(i) رجنی خوشی کے مارے رات کو کیوں نہیں سو سکی؟

رجنی رات کو اس لئے نہیں سو سکی کیوں کہ کیلاش نے اس کو اپنے ساتھ رکھنے اور نوکری دینے کا وعدہ کیا تھا۔اسی خوشی میں اسے نیند نہیں آئی۔

(ii) استاد منگو کون تھا اور اسے دنیا کی خبریں کس طرح ملا کرتی تھیں؟

استاد منگو ایک کوچوان تھا۔اسے دنیا کی خبریں تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں سے ملا کرتی تھیں۔

(iii) سر سید کو گاؤں میں جاکر رہنا کیوں پسند تھا؟

سر سید کو گاؤں میں رہنا اس لئے پسند تھا کیوں کہ انہیں جنگل میں گھومنا، دودھ، دہی، تازہ گھی اور باجرہ، مکئی کی روٹی اچھی لگتی تھی۔

(iv) سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر شہر سے باہر کیوں لے جانا چاہتے تھے؟

سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کو اس لئے مشکیں کس کر شہر سے باہر لے جانا چاہتے تھے کیوں کہ کوئی انہیں پہچان کر انگریز سپاہیوں کو نہ بتا دے۔لوگ یہی سمجھیں کہ انگریزوں نے ہی انہیں گرفتار کیا ہے۔

سوال نمبر16۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھئے۔ (2x2=4)

(i) شاد عظیم آبادی کی غزل میں "مرغان قفس" سے کیا مراد ہے؟

"مرغان قفس" سے مراد پنجرہ یعنی قید میں رہنے والے پرندے۔

(ii) اصغر گونڈوی نے آلام روزگار کو اپنے لئے کس طرح آسان بنایا؟

اصغر گونڈوی نے آلام روزگار کو "غم جاناں" کے طور پر محسوس کر کے اپنے لئے آسان بنا لیا۔

(iii) میر ببر علی انیس اپنی رباعی میں "خالی ظرف کی صدا" سے کیا سمجھانا چاہتے ہیں؟

جس طرح خالی برتن بولتا ہے، اسی طرح خالی دماغ انسان اپنے منہ سے اپنی تعریف کرتا ہے۔اسی لئے شاعر اسے خالی برتن کی صدا سمجھتا ہے۔

سوال نمبر 17۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھئے۔ (2x2=4)

(i) عظیم بیگ چغتائی کو فقیروں سے کیوں بغض تھا؟

عظیم بیگ کو فقیروں سے اس لئے بغض تھا کہ وہ ہٹے کٹے اور صحت مند ہونے کے باوجود بھیک کیوں مانگتے ہیں۔کام کیوں نہیں کرتے۔

(ii) مصنف نے گلی ڈنڈے کو کھیلوں کا راجہ کیوں کہا ہے ؟

گلی ڈنڈے کو کھیلوں کا راجہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں میدان اوربیٹ بلے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ کسی درخت سے ایک شاخ توڑلی اور کھیل شروع۔ کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا

(iii) آئی سی ایس بننے کے بعد وحید میں کیا تبدیلی آئی؟

آئی سی ایس بننے اور ایک امیر زادی سے شادی کے بعد وہ احساس برتری کا شکار ہو گیا، اسے اپنے غریب ماں باپ جاہل اور گنوار لگنے لگےاور وہ ان سے ملنے سے کترانے لگا۔

سوال نمبر18۔ درج ذیل میں سے کسی ایک پر مختصر نوٹ لکھیے۔ (1x3=3)

غزل

غزل کے لغوی معنی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں کی باتیں کرنا، اسی لئے غزل میں عام طور سے عشقیہ مضمون ہی نظم ہوتے ہیں، لیکن آہستہ آہستہ غزل میں دوسرے مضامین بھی شامل ہوتے چلے گئے۔اب دنیا کے ہر موضوع پر شعر کہے جارہے ہیں۔غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم کافیہ ہوتے ہیں۔غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعراپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

افسانہ

افسانہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس میں زندگی کی سچائیاں بیان کی جاتی ہیں۔ایک نقاد کا کہنا ہے کہ افسانہ ایک ایسی نثری تخلیق ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جاسکے۔ دوسرے نقاد کا قول ہے کہ افسانے میں بنیادی چیز وحدت تاثر ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ افسانوں کے کردار ہماری زندگی اور تجربوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔

افسانہ کے فن میں پلاٹ، کردار، تکنیک اور زبان و اسلوب کی خاص اہمیت ہے۔مختصریہ کہ افسانہ ایک ایسی نثری صنف ہے جس میں کسی ایک واقعہ یا زندگی کے کسی ایک پہلو کو کم سے کم الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

نظم

نظم کے معنی انتظام، ترتیب یا آرائش کے ہیں۔اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔اس میں وہ تمام

اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے

علاوہ تمام اصناف میں لکھی جانے والی شاعری کو نظم کہتے ہیں۔

نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔نظم شاعری کی اس صنف کہتے ہیں جس میں ایک ہی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جائے یا ایک ہی تجربہ کا بیان ہو۔عام طور پر نظم کا کوئی عنوان ہوتا ہے۔ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں۔پابند نظم، معرا نظم، آزاد نظم اور نثری نظم۔